آدم خان درخانئ

اکبر کے زمانے میں مغلوں کے دور میں ہونے والی، آدم خان اور درخانئ کی کہانی کو پشتو کا کلاسیکی رومانس سمجھا جاتا ہے۔ تحریری اور زبانی روایت کے ذریعے زندہ رکھی گئی کہانی نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہے۔ آدم خان کا تعلق کوزہ (نچلے) بزدرہ سے تھا اور درخانئ کا تعلق بالائی بزدرہ سے تھا۔ آدم خان ولد حسن خان ایک بہت ہی خوبصورت نوجوان تھا اور ہر لحاظ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ ایک بگڑا ہوا نوجوان تھا جس کے پاس اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے گاؤں میں گھومنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں تھا۔

طاؤس خان کی بیٹی درخانئ ایک غیر معمولی خوبصورت نوجوان عورت تھی جو بہت ذہین تھی۔ بیٹا نہ ہونے پر طاؤس خان نے اپنے وقت کے لیے ناقابلِ یقین کھلے ذہن کا مظاہرہ کیا جب اس نے اپنی بیٹی کی پڑھائی کے لیے ٹیوٹرز فراہم کر کے اس کی حوصلہ افزائی کی۔ اس نے سخت پردہ رکھ کر مقامی رسم و رواج اور ثقافت کی پابندی کی، نہ صرف پردہ کا بلکہ پردے کے پیچھے بیٹھنے اور ایک بزرگ نوکر کو ہر وقت ان کی دیکھ بھال کے لیے بٹھانے کا قدم بھی اٹھایا۔

پائیوخان نامی شخص نے درخانئ کی خوبصورتی اور علم سے محبت کے بارے میں سنا تو وہ اسے دیکھے یا ملے بغیر اس سے محبت کرنے لگا۔ اس کی محبت نے اسے پیلا کر دیا اور وہ ایک ایسی عورت کے لیے بستر پر لیٹ گیا جس کے بارے میں وہ صرف تصور ہی کر سکتا تھا۔ اس کے باپ نے اسے برباد ہوتے دیکھ کر فکرمندی سے پوچھا کہ اسے کیا تکلیف ہے؟

پائیوخان نے اپنی تیز نبض کی وجہ بتائی تو اس کے والد اس کی حالت پر ہنسے اور اس سے کہا کہ فکر نہ کرو اور دن ختم ہونے سے پہلے اس نے ذاتی طور پر وعدہ کیا تھا کہ درخانئ کی صرف اور صرف پائیوخان سے شادی ہوگی۔ درخانئ کے ہاتھ کے لیے طاؤس خان کے گھر باقاعدہ تجویز بھیجی گئی۔ پائیوخان کا خاندان اچھا خاندان تھا اور مثبت جواب واپس بھیجا گیا۔ اس طرح درخانئ کی منگنی ایک ایسے شخص سے کر دی گئی جو اس کے عشق میں پاگل ہونے کے باوجود اس نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مستقبل قریب میں شادی کی تاریخ مقرر کی گئی۔

درخانئ کی اپر بزدرہ میں ایک خالہ تھیں جن کی بیٹی کی شادی ہو رہی تھی۔ یہ فطری تھا کہ درخانئ اس کی شادی میں شرکت کرتی لیکن طاؤس خان نے اسے اس بنیاد پر جانے سے انکار کر دیا کہ اب اس کا رشتہ ہو گیا ہے، اور یہ درست نہیں ہوگا۔ درخانئ کی خالہ نے اتنا ہنگامہ کیا کہ جب وہ چلی گئیں تو وہ درخانئ کو ساتھ لے گئیں، خالہ نے وعدہ کیا کہ ان کی قیمتی بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ شادی کے موقع پر ہر کوئی درخانئ کے حسن و جمال سے مسحور ہو گیا۔

اس شام عورتیں گھر کی بیرونی دیوار کے پاس جمع ہوئیں جو حجرے سے متصل تھی۔ دولہے کے دوست وہاں جمع ہو گئے تھے اور رباب کی خوبصورت دھنوں کے ساتھ دوہے اور قافیے گا رہے تھے۔ رباب کی دھن نے درخانئ کی روح کو چھو لیا اور اس نے خود کو مسحور پایا۔ اس نے اپنے آپ کو موسیقی میں ڈوبا ہوا محسوس کیا اور بولی کہ یہ موسیقی میرے دل کو چھو رہی ہے۔ ''اس کا کزن اس پر ہنسا اور بولا'' کیا تمہیں اس آدمی کی ایک جھلک دیکھنی ہے، اس کا نام آدم خان ہے اور وہ اتنا ہی خوبصورت ہے جتنی آواز اور ساز۔ وہاں موجود دیگر خواتین بھی ساکن تھیں اور ایک چھوٹی سی سازش کی گئی کہ اگر وہ باری باری ایک دوسرے کی مدد کریں تو ان سب کو اس عظیم موسیقار کی جھلک دیکھنے کو مل جائے

گی ۔جس جس کی نظر آدم خان پر پڑی تو اس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے سب حیران رہ گئیں ۔لیکن درخانئ نے صرف آدم خان کی آنکھیں ہی دیکھیں تھیں کہ اس غیر متوقع کشش سے وہ حیران رہ گئی کہ گر پڑی ۔ جب اسے بستر پر لے جایا گیا تو وہ اس احساس سے کپکپاتی ہوئی لیٹ گئی جسے وہ بیان نہیں کر سکتی تھی ۔شادی ہوگئی لیکن درخانئ بستر سے نہ اُٹھ سکی ۔اس کے دن اور راتیں وہی ایک جھلک کھا گئی جو آدم خان کی تھی ۔ادھر آدم خان بھی درخانئ کے حسن سے بے حد متاثر تھا۔اور اُس کی ایک ہی جھلک نے اُسے، اُس کا دیوانہ بنا دیا تھا اور اس نے قسم کھائی تھی کہ اس کے لیے صرف ایک عورت ہے اور وہ تھی درخانئ ۔اب یہ کہنا ایک انتہائی شرمناک بات تھی، کیونکہ سب جانتے تھے کہ درخانئ کی پائیو سے منگنی ہوئی تھی ۔

درخانئ اپنے گھر چلی گئی اور دونوں بے چین تھے، خاص کر آدم خان ۔اس نے کھانے پینے سے انکار کر دیا، صرف آسمان کی طرف دیکھتا رہتا اور خود سے باتیں کرتا رہتا۔وہ کبھی اپنے محبوب کا موازنہ سورج سے اور کبھی چاند سے کرتا اور افسوس سے سر ہلاتا کہ دُرخانئ چاند ستاروں اور سورج سے کہیں آگے نکل گئی ۔اُسے اب سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی اور صرف دُرخانئ کے بارے میں سوچ کر اس کے دل کی دھڑکن اتنی تیز ہو جاتی کہ وہ مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔اس کے دوست اب اس کے دکھ کو دیکھ نہیں پا رہے تھے ۔وہ ان دونوں کے لئے ایک ملاقات کا بندوبست کرنے کے لئے نکلے ۔انہوں نے محافظ کو بھاری رشوت دی، جس نے اس رات آدم خان کے اندر داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔ یہ ایک بہت ہی خطرناک منصوبہ تھا کیونکہ پکڑے جانے کا مطلب ان دونوں کے لیے یقینی موت تھی ۔ درخانئ کی شادی کے دن قریب آ رہے تھے اور ابھی تک اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، وہ نہ کبھی اپنے باپ کو بتا سکی اور نہ ہی اپنی بات سے پیچھے ہٹ سکی ۔

یوں درخانئ کی پائیو سے شادی ہوگئی لیکن درخانئ نے کبھی بھی اس شادی کو قبول نہ کیا ۔ پائیو یہ سوچ کر صبر کرتا کہ اسے اپنے نئے گھر میں ایڈجسٹ ہونے کے لیے وقت درکار ہے ۔ مایوسی سے دوچار پائیو شکار کے لیے سفر پر جانے کا فیصلہ کرتا ہے ۔ادھر درخانئ آدم خان کو پیغام بھیجتی ہے اور وہ اُسے اُس کے شوہر کے گھر سے اپنے گھوڑے پر بیٹھا کر ایک پڑوسی گاؤں کی طرف لے جاتا ہے ۔ پائیو اپنی بیوی کے شرمناک اغوا کی خبر سن کر شکار کا سفر مختصر کر کے گھر پہنچ گیا ۔ وہ اپنے گاؤں کے بزرگوں کو جمع کرتا ہے اور اپنا مقدمہ جرگے میں لے جاتا ہے ۔ جہاں اس بات پر اتفاق ہوتا ہے کہ درخانئ بجا طور پر پائیو کی بیوی ہے اور آدم خان کو ہر حال میں اُسے واپس کرنا ہوگا ۔

یوں آدم خان کے دوستوں اور پیو کے آدمیوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی ۔آدم خان کے سب سے اچھے دوست میں سے ایک مارا جاتا ہے ۔ درخانئ کو پائیو کے گھر واپس کر دیا جاتا ہے ۔لیکن درخانئ کی حالت نا قابلِ بیان ہو جاتی ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے اور کسی سے بات تک نہیں کرتی وہ اپنے بالوں کو دھونے یا برش کرنے یا باندھنے سے انکار کرتی ہے وہ ایک پاگل عورت کی طرح ہر چیز سے اس حد تک انکار کر دیتی ہے کہ پرندے اس کے بالوں میں گھونسلے بنانے لگتے ہیں ۔

دوسری جانب آدم خان کو اُس کے دوست کی موت اور درخانئ کی جُدائی نے دیوانہ بنا دیا اور وہ بیابان میں بے مقصد بھٹکنے لگتا ہے ۔ایک دن تھکن سے بے ہوش ہو گیا ۔ ہندو یوگیوں کا ایک گروہ یہاں سے گزر رہا تھا جنہوں نے آدم خان کو اس حالت میں دیکھا تو فوری اس کا علاج

شروع کر دیا۔

آدم خان نے تندرست ہوتے ہی اپنا سر منڈوایا اور یوگی کے لباس میں ملبوس ہو کر ان یوگیوں کے ساتھ گھومتا رہا۔ اس نے آخر کار انہیں اپنی کہانی ان یوگیوں کو سنائی اور وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اِس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ سب مل کر بزدرہ جاتے ہیں جہاں کوئی آدم خان کو نہیں پہچانتا۔ وہ پائیو کے دروازے پر جاتے ہیں جو انہیں کھانے کے لیے اپنے گھر میں خوش آمدید کہتا ہے۔ یوگی اسے بتاتے ہیں کہ وہ اس کے گہرے دکھ کو محسوس کر سکتے ہیں اور یہ کہ وہ کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں جو ان کے زیرِ اثر ہے۔ یوگیوں نے پائیو سے کہا کہ اچھی مہمان نوازی کے بدلے وہ اُس کے گھر میں بیمار شخص کو شفا دینا چاہیں گے۔

پائیو جو اپنی بیوی کی بیماری کی وجہ سے اپنے عقل کے اختتام پر ہے فیصلہ کرتا ہے کہ اس موقع کو کھونا نہیں چاہیے۔ درخانئ کی حالت، ایک چیخنے والی پاگل عورت کی طرح ہوتی ہے، اُسے کمرے میں لایا جاتا ہے جب وہ آدم خان کو اپنے سامنے دیکھتی ہے تو وہ فوراً پرسکون ہو جاتی ہے، وہ اسے اس کی بدلی ہوئی حالت میں پہچان لیتی ہے۔ پائیو اس تبدیلی پر اتنا حیران ہوا کہ وہ یوگیوں کو اپنے باغ میں رہنے کی دعوت دیتا ہے۔ آدم خان اور درخانئ دونوں ٹھیک ہو جاتے ہیں اور زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ یوگی اپنی دعاؤں اور مراقبہ کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں۔ آدم خان اپنے باپ کے گھر واپس جانے کے لیے کافی حد تک ٹھیک ہے حالانکہ جب وہ درخانئ کے گھر کو چھوڑتا ہے تو وہ فوراً اداس ہو جاتا ہے۔ آدم خان کے والد نے فوری طور پر گلناز نامی ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کرنے اور ان کے لیے گلناز کے گاؤں میں بہت دور رہنے کا انتظام کیا۔

گلناز جو اپنے شوہر کی تکلیف سے آگاہ تھی، صبر سے اس کی پریشانی سنتی ہے اور کسی حد تک اس کے درد کو کم کرتی ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ گلناز نے اس سارے معاملے کے بارے میں کیا سوچا ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے اسے عزت کے ساتھ نپٹایا کم از کم اس وقت تک جب تک کہ وہ اسے مزید برداشت نہ کر سکی اور پھر اپنے باپ کے گھر واپس چلی گئی۔ دوسری طرف درخانئ کی حالت آدم خان کے بغیر اچھی نہ تھی۔ پائیو نے دوسری شادی کر لی اور درخانئ کو بھی رہنے دیا۔ آدم خان پھر سے بزدرہ کے لیے روانہ ہوا اور اس وقت وہ درخانئ کے لیے اتنا رویا کہ تقریباً اندھا ہو چکا ہے۔ درخانئ کے باغ کی دیوار پر لے جانے کی التجا کرتے ہوئے، وہ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

دُرخانئ آدم خان کے غم کا شکار ہو جاتی ہے اور بالآخر مر جاتی ہے۔ پیو اُسے آدم خان کے پاس دفن کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ ان دونوں کو پائیو خان کے باغ میں دفن کیا گیا۔ برسوں بعد جب ان کی قبریں چپٹی ہو گئیں تو غلطی سے کھودی گئیں تو محبت کرنے والوں کو ایک ساتھ پایا گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ الگ ہو گئے اور قبروں نے ایک بار پھر اُنہیں ڈھانپ لیا۔ ایک صدی بعد وہ ایک بار پھر اکٹھے پائے گئے۔ اس بار ان کو ساتھ چھوڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آج بھی یہ قبر باغ کے صحن میں سب سے چوڑی ہے۔

بزدرہ میں کچھ چٹانیں ہیں جو کبھی پایو کے گھر کے باغ میں تھیں۔ یہیں پر درخانئ بیٹھ کر آدم خان کے لیے دف بجاتی تھی۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اگر عاشق یہاں کوئی خواہش کریں گے تو پوری ہو جائے گی۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جو شخص آدم خان کے مزار کے درخت سے لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لے کر اسے مضراب کے طور پر استعمال کرے وہ فوراً رباب بجانا سیکھ لیتا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جن پر کئی لوگوں کا ایمان اور

یقین ہے اور وہ واقعی ایسا کرتے ہیں۔ خدا جانے اس میں حقیقت کہاں تک ہے لیکن اس بات سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آدم خان کا رباب سے واقعی کوئی والہانہ تعلق تھا۔ پشتونوں کے رومانوں میں آدم خان اور درخانی کے قصے کو بلند ترین درجہ حاصل ہے۔ اس رومان نے نرگس اور رومانوں کے دیس سوات میں جنم لیا۔" کا ایمان اور یقین ہے اور وہ واقعی ایسا کرتے ہیں۔ خدا جانے اس میں حقیقت کہاں تک ہے لیکن اس بات سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آدم خان کا رباب سے واقعی کوئی والہانہ تعلق تھا۔ پشتونوں کے رومانوں میں آدم خان اور درخانی کے قصے کو بلند ترین درجہ حاصل ہے۔ اس رومان نے نرگس اور رومانوں کے دیس سوات میں جنم لیا۔